سلسلہ تصوف نمبر ۱۲۲

اردو ترجمہ کتاب

روضۃ القیومیہ

رکن اول و رکن دوم

از

تصنیف جناب خواجہ ابو الفیض کمال الدین محمد احسان بن حضرت شیخ حسن احمد
بن شیخ محمد ہادی بن امام الطریقت مروج الشریعت حضرت شیخ محمد عبید اللہ
بن حضرت عروۃ الوثقی معصوم ثانی رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین

رکن اول

در احوال خزینۃ الرحمۃ مجدد الف ثانی معہ احوال فرزندان و خلفائے آنجناب رضی اللہ عنہم

رکن دوم

در احوال قیوم ثانی عروۃ الوثقی معصوم ثانی معہ احوال فرزندان و خلفائے آنجناب رضی اللہ عنہم

جسے
ملک فضل الدین ملک چنن الدین ملک تاج الدین ککے زئی تاجران کتب قومی
کوچہ ککے زئیاں — منزل نقشبندیہ — بازار کشمیری
لاہور نے
بصرف زر کثیر بامحاورہ اردو ترجمہ کرا کر
سیوک سٹیم پریس لاہور باہتمام گوکل چند پرنٹر کے چھپوایا

قیمت — — — — — — — — ہر دو رکن — — — ۱ — — — عہ ۳

اصالت کا درجہ طینت سے اعلےٰ ہے۔ اور محبوبیت ذاتی کا درجہ تو اصالت سے بھی اعلےٰ وارفع ہے۔ محبوبیت بھی کئی قسم کی ہوتی ہے۔ افعالی۔ صفاتی۔ ذاتی۔ افعالی محبوبیت امت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض اکابر اولیا کو حاصل ہے جو مستثنےٰ ہیں صفاتی محبوبیت انبیا کو حاصل ہے۔ اور ذاتی محبوبیت حضرت خاتم الرسل صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاصہ ہے۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کے سبب حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور آنجناب کے دو تین فرزندوں کو اس نعمت عظمےٰ سے مشرف فرمایا۔ اور یہ محبوبیت ذاتی طینت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر موقوف ہے سوائے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور آپ کے دو تین فرزندوں کے اور کسی کو نصیب نہیں ہوئی +

ایک رات حضرت **قیوم اول** رضے اللہ تعالےٰ عنہ عشا کی نماز کے بعد دعا میں مشغول تھے تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ آنجناب کا تمام بدن مبارک شمع کی طرح روشن ہو گیا ہے۔ اور آفتاب کی طرح چمکنے لگا۔ اور اس میں سے اس قسم کی شعاعیں نکلتی ہیں کہ جنکی تاب آنکھیں نہیں لاسکتیں اسی اثنا میں الہام ہوا۔ کہ آپ کا یہ بدن حضرت خاتم الرسل صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طینت کے خمیر کے بقیہ سے ہے۔ ہم نے آپ کی خاطر رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طینت کے خمیر سے کچھ حصہ رکھ لیا تھا۔ کیونکہ قیومیت اور محبوبیت ذاتی طینت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر موقوف ہے +

حضرت **قیوم ثانی** معصوم ثانی عروۃ الوثقےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنے مکتوبات کی جلد اول کے مکتوب بانوے ۹۲ میں جو حضرت مروج الشریعت رضی اللہ عنہ کے نام لکھا ہے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ حضرت مجدد الف ثانی رضے اللہ عنہ فرماتے ہیں "جناب سرور دین و دنیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خلقت کا کچھ بقیہ رہ گیا تھا۔ اسے پہلے ہی طور پر اپنی امت کی ایک دولتمند کو عطا فرمایا اور اس سے اس کی طینت کا خمیر کیا گیا۔ اس طریق پر اس فرد کو اصالت سے بھی بہرہ ور کیا۔ اس فرد کی طینت سے جو کچھ بچا۔ وہ قیوم ثالث اور قیوم رابع رضی اللہ عنہما کے نصیب ہوا۔ حضرت مہدی علیہ السلام کو اصالت سے جو حصہ نصیب ہوگا۔ وہ حضرت عیسے علیہ السلام کی طینت کی ہے"

اسی مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں "جب محفل عالی یعنی محفل انبیاکرام میں پہنچے تو وہاں

اس قدر بھیڑ تھی کہ بیٹھنے کو جگہ نہ ملتی تھی وہاں پر صرف انبیا ہی تھے۔ جن میں سے حضرت ابراھیم علیہ السلام کی شان خاص تھی اُنہوں نے اہل مجلس کو فرمایا کہ جگہ فراخ کرو۔ جب جگہ ملی تو میں معہ اپنے فرزند محمد معصوم کے بیٹھ گیا"۔ یہ مقام اصالت ہے۔ جو حق تعالےٰ نے انبیا کو عنایت کر رکھا ہے۔ یا حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور جناب کے دو تین فرزندوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبب نصیب ہوا۔ اِن فرزندوں سے مراد قیوم ثلاثہ ہیں +

کشفی نظر میں مقام اصالت کی شکل ایسی دکھائی دی جیسے کوئی اونچا سا چبوترہ ہو۔ جو سوائے انبیاے کرام کے کسی کو نصیب نہیں تھا۔ اس چبوترے کے چار زینے تھے اور ہر ایک زینے میں ایک اکابر دین میں سے تھا۔ چونکہ حضرت قیوم اول رضی اللہ عنہ اور حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ کو طینت محمدی سے بہرہ حاصل تھا۔ اس واسطے انہیں اس چبوترے تک عروج نصیب ہوا۔ اس چبوترہ کے دائیں طرف وہ انبیا تھے جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ انہیں ان انبیا میں جگہ دی۔ جو سرزمین ہند میں مبعوث ہوئے۔ نیز فرمایا کہ انبیا کا لباس ہماری نسبت اعلےٰ درجے کا تھا جب ہم وہاں بیٹھے تو تمام انبیا ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ اور ہمارے حال پر بہت بہت مہربانیاں کیں۔ وہاں پر ایک دو اور آدمیوں کے لئے جگہ خالی تھی۔ الہام ہوا۔ کہ وہاں پر بھی آپ ہی کے فرزند بیٹھیں گے ان فرزندوں سے مراد قیوم ثالث و رابع مروج الشریعۃ ہیں +

اس چبوترے کے نیچے مقام ضمنیت ہے۔ اس میں بھی چار زینے ہیں۔ اور یہ شکل میں مربع ہے۔ انبیا کے چبوترے بھی چار ہیں۔ اس مقام کو حضرات سرہند کی اصلاح میں صفوف اربع کہتے ہیں۔ یہ صفوف اربع حقیقت صلوٰۃ کا منتہائی مقام ہے۔ بعد ازاں حق تعالےٰ نے حضرت قیوم اول اور قیوم ثانی کو حضرت خاتم الرسل صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاص مقام میں جو ان صفوف اربع کے علاوہ ہے بطریق خادمیت حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرف فرمایا +

یہی مقام ہے جسکی نسبت حضرت محبوب رب العلمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل۔ اللہ تعالےٰ کے ساتھ مجھے ایسا وقت بھی ہے جس میں نہ کسی ملک مقرب اور نہ نبی مرسل کا دخل ہے +

یہ مقام حضرت خاتم الرسل صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وراثت اور تبعیت کے طور پر اگر حاصل ہو۔ تو یہ لازم نہیں آتا کہ وہ شخص نبی ہوگیا ہے۔ یا نبی کے مساوی ہوگیا منصب نبوت کو حاصل کرلینا اور ہے۔ اور کمالات نبوت کو حاصل کرلینا اور بات ہے۔ آنحضرت صلعم کا تابعدار خواہ مقامات الٰہی کے انتہائی مقام تک پہنچ جائے۔ پھر بھی طفیلی ہے۔ لیکن انبیا تتبع اور طفیل سے بری ہیں۔ تبعیت کا ان میں نشان تک نہیں۔ محض متبوع ہیں۔

حدیث شریف میں آیا ہے۔ "اکرموا عمتکم النخلۃ فانھا خلقت من بقیۃ طینت آدم علیہ السلام" یعنی پھوپھی کھجور کی عزت کرو۔ یہ آدم علیہ السلام کی بقیہ مٹی سے بنائی گئی ہے۔" جب حضرت آدم علیہ السلام کے جسم مبارک کو خمیر کر رہے تھے۔ تو بدن مبارک تیار ہوجانے کے بعد آپ کے خمیر میں سے کچھ مٹی بچ رہی۔ حکم الٰہی سے اس مٹی کا درخت بنایا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ جب اس کے سر کو کاٹا جائے۔ تو پھر تر و تازہ نہیں ہوتا۔ جس طرح انسان سر کٹ جانے کے بعد زندہ نہیں رہتا۔

جب کہ کھجور کے درخت کو حضرت آدم علیہ السلام کی مٹی سے بنایا گیا ہے۔ تو یہ مناسب ہے کہ حضرت قیوم اربعہ رضی اللہ عنہما کو حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طینت سے بنایا جائے۔

جن دنوں حق تعالےٰ نے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ان مقامات اور کمالات مثلاً تجدید الف طینت اور اصالت وغیرہ سے مشرف فرمایا۔ تو حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت قیوم اول پر ظاہر ہو کر فرمایا۔ کہ تم میرے حقیقی فرزند ہو۔ جیسا کہ قاسمؓ اور ابراہیمؓ تھے۔ جس قدر کمالات اور مراتب اللہ تعالےٰ نے تمہیں دئے ہیں۔ اولیائے امت میں سے کسی کو نہیں دئے۔ تمہاری بعثت میرے ہزار سال بعد اس واسطے ہوئی۔ کہ ایسے وقت میں کوئی اولوالعزم نبی مبعوث ہونا چاہئے تھا۔ جو دین کی تجدید کرتا۔ جیسا کہ پہلے وقتوں میں ہوتا آیا ہے۔ سو تم میرے حقیقی فرزند اس مطلب کے لئے مبعوث ہوئے ہو۔ جو پیغمبر اولوالعزم کے قائم مقام ہو۔ تم سے میرے دین کو از سر نو تر و تازگی ہوگی۔ زینت نصیب ہوگی۔ اور جو کام نبی اولوالعزم سے ہوتے ہیں۔ تم سے بھی ہونگے۔ اور تمہیں میرے کمالات خاصہ مثلاً قیومیت۔ طینت۔ اصالت وغیرہ بطریق ورثہ پدری نصیب ہونگے۔ چونکہ اسلام کے شروع میں میں خود اور میرے

اصحاب موجود تھے۔ اس لئے اُس وقت ایسے شخص کے مبعوث ہونے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ لیکن اِس وقت جب کہ تمام جہان بدعت و ظلمت سے پُر ہے۔ ضروری ہے کہ تمہاری توجہ کے نور سے منوّر ہو۔ اور دین اسلام کو از سرِ نو رونق ہو ؛

بعد ازاں حضرت خاتم الرسل صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت خدیجۃ الکبرےٰ رضی اللہ عنہا سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ شیخ احمد مجدد الف ثانیؒ ہمارا تمہارا فرزند ہے۔ اور قاسمؓ و ابراہیمؓ کا بھائی ہے۔ جو حق تعالےٰ نے ہمیں عطا فرمایا ہے۔ حضرت خدیجۃ الکبرےٰ رضؓ نے حضرت قیوم اوّلؒ کو بغل میں لیا۔ اور از راہ عنایت و شفقت فرمایا۔ کہ تم میرے فرزندوں میں سے افضل ہو۔ گویا گھر کا کوئی کام کر رہی ہیں۔ اور فرماتی ہیں۔ کہ بیٹا یہ یہ کام کرنا جو حدیث شریف ہمارے سردار **ابراہیم** رضی اللہ عنہ کے حق میں وارد ہوئی ہے لوعاش لکان نبیا "اگر زندہ رہتا تو ضرور نبی ہوتا"۔ ضروری ہے کہ جناب خاتم الرسل صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرزند سے وہی کام ہو۔ جو انبیائے اولوالعزم سے ہوتا آیا ہے۔ چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بھی اسی قسم کا کام ظہور میں آیا۔ یعنی جناب کی توجہ سے دوسرے ہزار سال میں دین اسلام کو تر و تازگی نصیب ہوئی۔ اور بدعت اور گمراہی زائل ہوئی۔ اور جناب سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی امت کا دینی و دنیوی کارخانہ اور رحمت الٰہی کا خزانہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو عنایت فرمایا ؛

ذکر و بیان

سال اول تجدید الف ثانی و قیومیت حضرت قیوم اوّل مجدد الف ثانیؒ و خطاب یافتن از حق تعالےٰ "بخزینۃ الرحمت" و حوالہ شدن خزانہ رحمت الٰہی بآنحضرت و آمدن کعبہ معظمہ برائے زیارت حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ و بیان متحقق شدن زمین خانقاہ آنحضرتؒ بزمین کعبہ معظمہ

اس سے پیشتر بھی ناظرین کی خدمت میں عرض کر چکا ہوں کہ حضرت قیوم اوّل رضی اللہ عنہ کو ہمیشہ کعبہ کی زیارت کا شوق رہا۔ لیکن بعض موانعات کی وجہ سے زیارت

فرش بنایا گیا تھا۔ وہ غائب ہوگیا۔ اب حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضہ مبارک میں بموجب سنت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین مرقد ہیں۔ اور جو احاطہ روضہ مبارک کے گرداگرد ہے اس پر تین گنبد ہیں۔ ایک حضرت شیخ محمد یحییٰ علیہ الرحمۃ کا جو آنحضرتؒ کے چھوٹے فرزند تھے۔ دوسرے حضرت خازن الرحمۃ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند مولوی فرخ شاہؒ کا تیسرا آنجناب رضی اللہ عنہ کا۔

حضرت خواجہ محمد صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد حضرت قیوم اول مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ بہت غمگین ہوئے۔ کیونکہ ایسے فرزند کے لئے جو مستثنائے امت ہو ضرور غم ہوا کرتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اُن کے علم و فضل اور بزرگی کا مفصل حال حسب موقع لکھا جائیگا۔ ایک روز ماتم پرسی کے دنوں میں حضرت قیوم اول مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا ہے۔ کہ میری عمر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے مطابق تریسٹھ سال ہوگی۔ اور میرے لئے اللہ تعالیٰ کی قضائے مبرم مقرر ہوچکی ہے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ یہ سنت بھی مجھ سے فوت نہیں ہوئی۔ اب میری عمر کے دس سال اور باقی ہیں۔ میرے دوسرے فرزندوں کی عمریں بڑی دراز ہونگی۔

اسی سال حضرت قیوم اول مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگل کی سیر کے واسطے باہر نکلے۔ شہر کے باہر جنوب مشرقی کونے میں۔ ایک بلند ٹیلہ تھا۔ اُسے اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف فرمایا۔ ظہر کی نماز وہیں ادا کی۔ اور دیر تک مراقبہ کرنے کے بعد لوگوں کو فرمایا کہ نظر کشفی سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس ٹیلے پر انبیا کے مقبرے ہیں۔ بلکہ ان بزرگوں نے مجھ سے ملاقات بھی کی ہے۔ اور مجھے کہا ہے کہ ہم اس مقام میں آرام کئے ہوئے ہیں۔

چنانچہ حضرت قیوم اول مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلی جلد کا دو سو چھیواں مکتوب جو حضرت خازن الرحمۃؒ کے نام لکھا ہے اس میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ جو انبیا علیہم السلام ہند میں مبعوث ہوئے ہیں۔ اور اسی جگہ میں آرام کئے ہوئے ہیں۔ مجھ پر ظاہر ہوئے میں دیکھتا ہوں کہ ان کی قبروں سے نور کے شعلے آسمان تک جارہے ہیں۔ ہندوستان کے نبیوں کی پیروی کسی نے نہیں کی۔ بلکہ ایک شخص نے بعض کی دو نے بعض کی تین نے پیروی کی۔ نظر کشفی سے معلوم ہوا۔ کہ ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں۔ جس کی پیروی چار شخصوں نے کی ہو۔ اگر میں چاہوں تو اُن کے نام اور قبروں کے نشان بتا سکتا ہوں۔ جو انبیا اس مقام پر آرام

کئے ہوئے ہیں۔ اُن کے شمار کی نسبت مختلف رائے ہیں۔ سب سے صحیح روایت یہ ہے۔ کہ تین پیغمبر مرسل یہاں پر مدفون ہیں۔ ایک روایت کے مطابق پچیس غیر مرسل نبی اور بھی مدفون ہیں +

میرے (مصنفؒ) کے والد بزرگوار نے فرمایا۔ کہ ایک روز حضرت قیوم ثالث حجۃ اللہ رضی اللہ عنہ اس مقام کی زیارت کے لئے گئے۔ جہاں پیغمبر مدفون ہیں فاتحہ سے فارغ ہو کر لوگوں کو فرمایا۔ کہ اس مقام پر چالیس پیغمبر لیٹے ہوئے ہیں۔ لیکن اُن میں سے بعض طوفان نوح سے بھی پہلے کے مبعوث شدہ ہیں۔ اس مبارک ٹیلہ کی پائنتی کی طرف بُراس نام ایک گاؤں ہے۔ جو انبیا کی ہجرت گاہ ہے۔ اور یہ ٹیلہ بھی ان انبیا کے وقت میں آباد تھا۔ چونکہ لوگ ان انبیا کے گرویدہ نہ ہوئے۔ اس لئے حق تعالیٰ نے اسے تہ و بالا کر دیا۔ شہر سرہند سے چھ کوس کے فاصلے پر ایک گاؤں سنگھول نام ہے۔ یہاں بھی پیغمبر مبعوث ہوئے ہیں۔ لیکن وہاں کے لوگ اُن پر ایمان نہ لائے۔ حق تعالیٰ نے اپنا غضب وہاں نازل فرمایا۔ چنانچہ پتھر آسمان پر سے ان لوگوں پر برسائے گئے۔ اور وہ سب کے سب ہلاک ہو گئے۔ پیغمبر وہاں سے ہجرت کر کے بُراس میں آئے اور یہیں وفات پائی +

واضح رہے۔ کہ اس قدر انبیا جو یہاں مبعوث ہوئے ہیں۔ یہ ایک ہی وقت میں نہیں ہوئے۔ بلکہ ایک ایک یا دو دو مختلف وقتوں میں ہوتے آئے ہیں۔ اور خلقت کو خدا کی طرف بلاتے آئے ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوائے کوئی اس بات کا قائل نہیں ہوا۔ کہ ہند میں بھی پیغمبر اور نبی مبعوث ہوئے ہیں۔ بلکہ اس کا انکار ہی کرتے آئے ہیں +

حضرت قیوم اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی مکتوب میں "جس میں ہند میں انبیا کے مبعوث ہونے کا ثبوت بیان فرمایا ہے" لکھتے ہیں۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیسات اور تنزیہات جو اہل ہنود بیان کرتے ہیں۔ وہ انہیں انبیا کے علوم سے چوری کی ہوئی ہیں۔ نہیں تو ان کے نامعقول اقوال الوہیت پر کیونکر دال ہو سکتے تھے۔ نبی۔ رسول اور پیغمبر یہ سب الفاظ عربی فارسی ہیں۔ نہیں معلوم قدیم[۱] ہندی زبان میں ان کے لئے کیا لفظ تھے +

اسی سال حضرت قیوم اول رضی اللہ عنہ کے مکتوبات کی پہلی جلد ختم ہوئی۔ اور اس کی نقلیں ایران، توران اور بدخشان وغیرہ ممالک میں بھیجی گئیں۔ پہلی جلد میں تین سو تیرہ مکتوب ہیں۔ جو انبیائے مرسل۔ اصحاب بدر۔ اور اصحاب طالوت کے عدد کے موافق ہیں۔ اس جلد کے

۱؎ قدیم ہندی زبان میں سبیٹھ کہتے تھے ۱۲